خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

7- نومبر 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 449
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 45-80 نمبر 251 منگل 13 جمادی الثانی-1416ھ' 7 نبوت 1374ھش' 7-نومبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بات یاد رکھو کہ کتابوں میں جب لکھا جاتا ہے کہ بدیاں چھوڑ دو اور نیکیاں کرو تو بعض آدمی اتنا ہی سمجھ لیتے ہیں کہ نیکیوں کا کمال اسی قدر ہے کہ جو مشہور بدیاں ہیں مثلاً چوری' زنا' غیبت' بددیانتی' بدنظری وغیرہ موٹی موٹی بدیوں سے بچتے ہیں تو اپنے آپ کو سمجھنے لگتے ہیں کہ ہم نے نیکی کے تمام مدارج حاصل کرلئے ہیں اور ہم بھی کچھ ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اگر غور کرکے دیکھا جاوے تو یہ کچھ بھی چیز نہیں ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو چوری نہیں کرتے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جو ڈاکے نہیں مارتے یا خون نہیں کرتے یا بدنظری یا بدکاری کی بدعادتوں میں مبتلا نہیں ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اسے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس نے ترک شر کیا ہے خواہ وہ عدم قدرت ہی کی وجہ سے ہو۔ (کلام الٰہی) صرف اتنا ہی نہیں چاہتا کہ انسان ترک شر کرکے سمجھ لے کہ بس اب میں صاحب کمال ہو گیا' بلکہ وہ تو انسان کو اعلیٰ درجہ کے کمالات اور اخلاق فاضلہ سے متصف کرنا چاہتا ہے کہ اس سے ایسے اعمال و افعال سرزد ہوں جو بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی پر مشتمل ہوں اور ان کا نتیجہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاوے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 208)

اپنے دلوں کی اصلاح کی فکر کریں اور پاک تبدیلی پیدا کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اپنے دلوں کی اصلاح کی فکر کرو۔ (دین حق) جو احکام لایا ہے ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ تم کو اگر لوگ جھوٹ بولتا دیکھیں گے تو وہ کیوں احمدی ہوں گے۔ اس طرح تم اپنے آپ کو ہی دکھ میں نہیں ڈالتے بلکہ دوسروں کو بھی۔ پس تمہاری سستیاں دو خطرناک نتائج پیدا کرتی ہیں۔ ایک تمہاری اپنی ذات کے لئے دوسرا قوم کے لئے۔ ایک طرف تمہاری بدعملی تم کو دکھ میں ڈالتی ہے دوسری طرف دوسرے لوگوں کو ہدایت سے محروم کرتی ہے۔ لوگوں کی نظریں تمہاری طرف ہیں۔ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) نے آکر کیا کیا۔ اگر تم ویسے کے ویسے ہی رہو گے تو پھر وہ کس طرح آپ کی صداقت کے قائل ہو سکتے ہیں۔ جب وہ دیکھیں گے کہ تم کو اس دین سے کچھ فائدہ نہیں ہوا تو کیوں وہ اس کو قبول کریں گے۔ اگر کوئی تغیر اور کوئی تبدیلی اور کوئی سچا نمونہ (دین حق) کا اور اخلاق کا تمہاری زندگیوں میں ان کو نظر نہ آئے گا تو بتاؤ کہ کیا ضرورت ہے کہ لوگ قربانیاں کریں۔ دین کے لئے تو عورتوں کو خاوند چھوڑنے پڑتے ہیں۔ خاوندوں کو بیویاں چھوڑنی پڑتی ہیں۔ مال دینا پڑتا ہے۔ جان دینی پڑتی ہے۔ سب کچھ قربان کرنا پڑتا ہے۔ جب آگے کچھ ملنا نہیں تو کیوں کوئی آپ کے دین کے لئے قربانی کرے گا۔

باقی صفحہ 7 پر

دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے بدل دیتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محترم شیخ عبدالقادر صاحب وفات پاگئے

ربوہ: 6- نومبر احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نامور ریسرچ سکالر محترم شیخ عبدالقادر صاحب وفات پاگئے۔

محترم شیخ عبدالقادر صاحب نے صرف ذاتی مطالعے کی بناء پر جماعت احمدیہ کے نظریات کی تائید میں ریسرچ کا ایک اعلیٰ اور غیر معمولی معیار قائم کیا تھا ان کے متعدد تحقیقی مضامین جو گہرے علمی نکات پر مشتمل ہوتے تھے جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ انہوں نے عمر بھر وسیع مطالعہ اور تحقیق کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا۔ عالمی (-) کانفرنس منعقدہ لندن میں عالمی ریسرچ سکالروں کے ہمراہ آپ نے بھی اپنا مقالہ پیش کیا۔ پیشے کے اعتبار سے وہ اکاؤنٹس سے تعلق رکھتے تھے اور اس میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ احباب کرام سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پرانے خادم حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مربی انچارج غانا و سابق ناظم دارالقضاء و وکیل التعلیم کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

سانحہ ارتحال

○ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق حضرت صوفی غلام محمد صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی طاہرہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد بٹ صاحب انجینئر کوٹ ادو نائب امیر ضلع و نائب ناظم انصار اللہ ضلع مظفر گڑھ مورخہ 95-11-3 بروز جمعہ شام کو راولپنڈی میں پچاس سال کی عمر پاکر اپنے مولیٰ کے حضور ہو گئیں۔ اگلے روز 95-11-4 ان کا جسد خاکی ان کے بھائی مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا اور بعد عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ احمدیہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ محترمہ منظور بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری نصراللہ صاحب ساکن بہلول پور چک نمبر 127 / R-B فیصل آباد 29-اکتوبر 1995ء کو بعمر 76 سال انتقال فرما گئیں۔

آپ کا جنازہ آپ کے داماد مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب سیلز مینیجر شیزان انٹرنیشنل کی رہائش گاہ پر فیصل ٹاؤن لاہور میں مکرم میجر غلام احمد صاحب نے پڑھایا آپ کی میت اسی روز ربوہ لائی گئی اور بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (دعوت الی اللہ) نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

7- نبوت 1374 ھش — 7 - نومبر 1995ء

فرائض اور حدود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر ہر شخص اپنا فرض ادا کرے تو نہ صرف اسے اس بات کا اطمینان ہو گا کہ اس نے ٹھیک کام کیا ہے بلکہ اسے دوسروں پر بھی اعتماد قائم ہو گا کہ وہ بھی اپنا فرض ادا کر رہے ہیں۔ اور اس طرح زندگی کا نظام بہتر طریق پر چلتا رہے گا۔ اگرچہ اس سارے عمل میں اس بات کی وضاحت نہایت لازمی ہے کہ کسی کا فرض کیا ہے۔ یہ بات سب کو معلوم ہونی چاہئے کیونکہ اس بات کے معلوم نہ ہونے سے انسان فرض کی پٹڑی سے اتر سکتا ہے اور جتنا فرض کی ادائیگی سے فائدہ ہو سکتا ہے اس سے کہیں زیادہ فرض کی پٹڑی سے اترنے سے نقصان کا احتمال ہوتا ہے۔ پٹڑی کا لفظ آیا ہے تو ریل گاڑی کے نظام کو لے لیجئے۔ پٹڑی پر چلتی ہے تو مسافروں کو اپنی اپنی منزل پر پہنچا دیتی ہے اور خدانخواستہ پٹڑی سے اتر جاتی ہے تو سینکڑوں جانیں لے لیتی ہے۔ ناقابل تلافی نقصان ہو جاتا ہے۔ پس سب سے پہلے تو فرض کی حدود کا معلوم ہونا ضروری ہے اور اس کے بعد فرض کی ادائیگی۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں باہم دگر چل کر ہی انسان کو صحیح راستے پر رکھ سکتی ہیں۔ اگر ہم دنیا میں اپنے ماحول کی طرف نظر دوڑائیں تو ہمیں یہ بات صاف طور پر نظر آئے گی کہ قانون قدرت ایک فرض کی طرح ہے اور اس فرض کے نبھائے جانے کی وجہ سے ہر شخص کو اس کا فائدہ پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لئے اس کی حدود اور اس کے فرائض مقرر کر رکھے ہیں اور وہ بغیر کسی سے پوچھے اپنی حدود کے اندر اپنے فرائض پورے کر رہی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو دنیا کا نظام ایک لمحہ بھی نہ چلے۔ اس سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد دیکھئے۔

آپ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں صداقت نظر آتی ہے۔ اس کا دنیا کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ کیونکہ اس سے انتظام صحیح چلتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو انتظام بگڑ جائے۔ اگر آگ ہمیشہ جلانے کی بجائے کبھی ٹھنڈا بھی کرتی تو بہت مشکل پڑتی۔ مثلاً آگ کے ذریعے روٹی پکتی ہے۔ اگر کبھی ایسا ہو تا کہ روٹی پکنے کی بجائے پانی ہو کر بہہ جاتی تو کس طرح مشکل پڑتی۔ آج جس طرح ایک جاہل سے جاہل بھی روٹی یقین سے پکاتا ہے اس وقت یہ یقین اٹھ جاتا۔ اسی طرح پانی پیاس بجھاتا ہے۔ اگر یہ ہوتا کہ کبھی پیاس بڑھا بھی دیتا۔ ٹھنڈ پہنچانے کے بجائے آگ لگاتا تو تمام دنیا کا کام درہم برہم ہو جاتا۔ ہمیں اس قانون سے فائدہ یہ ہے کہ ہر ایک چیز اپنے کام میں ہے اگر وہ چیز اپنا کام چھوڑ دے تو نتیجہ خراب پیدا ہو گا۔ عورت آٹا گوندھتی ہے اس کو یقین ہے کہ جب آٹے میں پانی ڈالا جائے گا تو وہ گوندھا جائے گا۔ لیکن اگر اس کا یہ یقین اٹھ جائے۔ اور اس کو معلوم ہو کہ آٹا پانی ملنے سے کبھی آگ بھی بن جایا کرتا ہے تو وہ کب گوندھنے کی کوشش کرے گی یا اگر پانی کے متعلق یہ معلوم ہو کہ کبھی پیاس بجھانے کی بجائے پیاس کو اور بڑھتا اور انتڑیوں کو کاٹ ڈالتا ہے تو کون ہے جو اس کو پینے کی جرات کرے گا۔ پس معلوم ہوا کہ تمام مخلوق میں یہ قانون ہے کہ ہر چیز اپنی حدود کے اندر ہے اور وہی کام کرتی ہے جو قدرت نے اسے سپرد کیا ہے۔ مگر انسان کو کیوں خرابی حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے کہ یہ اس طریق کو چھوڑ دیتا ہے"

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنی حدود سے واقف ہوں اور اپنے فرائض سے۔ اور پھر اپنے فرائض کو اپنی حدود کے اندر پورا کرتے رہیں۔ اگر ہم میں سے ہر شخص ایسا کر سکے تو نہ کسی کو کسی سے نقصان پہنچے۔ نہ کسی کو کسی سے کوئی گلہ ہو اور یہ زندگی نہایت اچھے طریق پر بسر ہو سکے بلکہ کہا جا سکے کہ یہ دنیا جنت نظیر بن گئی ہے۔

بولنا بھی ایک فن ہے خامشی بھی ایک فن
ہم خدا کے فضل سے دونوں سے خوب آگاہ ہیں
بولتے ہیں بولنے کی جب ضرورت آ پڑے
اور بوقتِ خامشی ، ہے خامشی اپنا چلن

ابوالاقبال

○

ماہتاب اتنا چمک دار نہ دیکھا نہ سنا
ایسا انوار کا شہکار نہ دیکھا نہ سنا

دستخط کرکے مجھے بھیجا کلامِ طاہر
آپ جیسا کوئی دلدار نہ دیکھا نہ سنا

آپ کی ذرّہ نوازی ہے جو ہے اتنا کرم
اپنے عشّاق سے یہ پیار نہ دیکھا نہ سنا

پیش کش کوئی گراں آپ کے احساں سے نہیں
لُطف اور ایسا طرح دار نہ دیکھا نہ سنا

آنکھ اس پیکرِ انوار پہ ٹھہری ہی نہیں
یوں سجا جُبّہ و دستار نہ دیکھا نہ سنا

لذّتِ قلب و نظر ڈِش کی بدولت حاصل
مائدہ اتنا مزے دار نہ دیکھا نہ سنا

کوئی ستّاری میں ممکن نہیں اس کا پاسنگ
کوئی مجھ جیسا گنہگار نہ دیکھا نہ سنا

امتہ الباری ناصر

انسان کی خلقت کی اصل غرض اپنے رب کو پہچاننا ہے

یقیناً سمجھو کہ ہر شخص اپنے اندازہ کے موافق عمر کا ایک حصہ کھا چکا ہے۔ بڑی عمر ہو گئی ہے۔ تب بھی تھوڑے دن باقی ہیں۔ اور تھوڑی ہے تب بھی تھوڑے ہی باقی ہیں۔ کیونکہ گذرنے والے زمانہ کو ہمیشہ تھوڑا خیال کیا جاتا ہے۔ پس یاد رکھو انسان جو اس مسافر خانہ میں آتا ہے اس کی اصل غرض کیا ہے؟ اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کی فرمانبرداری کرے۔

میں ان لوگوں کے لئے جنہوں نے بیعت کی ہے چند نصیحت آمیز کلمات کہنا چاہتا ہوں یہ بیعت تخم ریزی ہے اعمال صالحہ کی۔ جس طرح کوئی باغبان درخت لگاتا ہے یا کسی چیز کا بیج بوتا ہے۔ پھر اگر کوئی شخص بیج بو کر یا درخت لگا کر وہیں اس کو ختم کر دے اور آئندہ آبپاشی اور حفاظت نہ کرے تو وہ تخم بھی ضائع ہو جاوے گا۔ اسی طرح انسان کے ساتھ شیطان لگا رہتا ہے۔ پس اگر انسان نیک عمل کر کے اس کے محفوظ رکھنے کی کوشش نہ کرے تو وہ عمل ضائع ہو جاتا ہے۔ تمام مخلوقات مثلاً (اہل ایمان) ہی سہی اپنے مذاہب کے فرائض میں پابند ہیں مگر اس میں کوئی ترقی نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نیک عمل کے بڑھانے کا خیال ان کو نہیں ہوتا اور رفتہ رفتہ وہ عمل رسم میں داخل ہو جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

جامعہ نصرت ربوہ کے افتتاح کے موقعہ پر خطاب

زمانہ کے حالات بدلتے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ انسان بھی بدلتا چلا جاتا ہے یہ ایک عام قانون ہے جو دنیا میں جاری ہے۔ دریا چلتے ہیں اور پہاڑوں اور میدانوں کے نشیب و فراز کی وجہ سے ان کے بعض حصوں پر دباؤ پڑتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں کچھ دور جاکر دریا کا رخ بدل جاتا ہے۔ بعض دفعہ دس دس پندرہ پندرہ بیس بیس تیس تیس میل تک دریا بدلتے چلے جاتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان بدلتے ہیں ان کے ساتھ زمانہ بدل جاتا ہے۔ یہ دونوں قسم کے نظارے ہمیں دنیا میں نظر آتے ہیں۔ کبھی زمانہ کے بدلنے سے انسان بدلتے ہیں اور کبھی انسانوں کے بدلنے سے زمانہ بدلتا ہے۔ انسان کمزور ہوتا ہے تو زمانہ کے بدلنے سے وہ بدل جاتا ہے اور جب طاقت ور ہوتا ہے تو اس کے بدلنے سے زمانہ بدل جاتا ہے۔ کمزور قومیں اپنی حاصل شدہ عظمت اور طاقت کو زمانہ کے حالت کے مطابق بدلتی چلی جاتی ہیں۔ وہ اپنے ہمسایوں سے بدرسوم کو لیتی ہیں۔ اپنے ہمسایوں سے بداخلاق کو لیتی ہیں اپنے ہمسایوں سے سستی اور جہالت کو لیتی ہیں اپنے ہمسایوں سے جھوٹ اور فریب کو لیتی ہیں اپنے ہمسایوں سے ظلم اور تعدی کو لیتی ہیں۔ اور وہی قوم جو کسی وقت آسمان پر چاند اور ستاروں کی طرح چمک رہی ہوتی ہے نہایت ذلیل اور حقیر ہو کر رہ جاتی ہے۔ تم اپنے ہی اسلاف کو دیکھو اگر تمہیں اپنے بناؤ اور سنگھار سے فرصت ہو کہ تمہارے اسلاف کیا تھے۔ اور اب تم کیا ہو۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ کالج کی طالبات نے جب مضمون کا انتخاب کیا تو ان میں سے اکثر نے تاریخ سے بچنے کی کوشش کی۔ یہ بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے ہم کسی بچے کو کہیں کہ آؤ ہم تمہیں تمہارے ماں باپ کا نام بتائیں۔ اور وہ بھاگے۔ تاریخ کیا ہے۔ تاریخ تمہیں بتاتی ہے کہ تمہارا باپ کون تھا۔ تمہارا دادا کون تھا۔ تمہاری ماں کون تھی تمہاری نانی کون تھی۔ تاریخ تمہیں بتاتی ہے کہ تمہارے آباء و اجداد کیا تھے۔ اور اب تم کیا ہو۔ تاریخ سے کسی شخص کا بھاگنا یا اس مضمون کو بوجھل سمجھنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص اپنے آباؤ اجداد کی بات سننے کے لئے تیار نہ ہو حالانکہ اگر دنیوی لحاظ سے کوئی مضمون ایسا ہے جس کے حصول کے لئے ہمیں لڑنا پڑے تو وہ تاریخ ہی ہے۔

تاریخ سے بھاگنے کے معنی ہوتے ہیں۔ طبیعت میں مردہ دلی ہے۔ جیسے کسی کمزور آدمی کو زخم لگ جاتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے نہ دکھاؤ۔ میں نہیں دیکھتا۔ میرا دل ڈرتا ہے۔ تاریخ سے بھاگنے والی قوم وہی ہوتی ہے جو ڈرپوک ہو جاتی ہے اور ڈرتی ہے کہ اگر میرے ماں باپ کی تاریخ میرے سامنے آئی اور اس میں میرا بھیانک چہرہ مجھے نظر آیا اور مجھے پتہ لگا کہ میں کون ہوں تو میرا دل برداشت نہیں کرے گا۔ چونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اس آئینے میں میری شکل مجھے نظر آئے گی۔ اس لئے وہ اپنی شکل کے خیال اور تصور سے کہ وہ کتنی بدصورت ہو گی اسے دیکھنے سے اجتناب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ بات فطرت انسانی میں داخل ہے کہ وہ اپنے آباؤ اجداد اور اپنی اولاد اور اپنے رشتہ داروں کو اپنی شکل کا دیکھنا چاہتا ہے۔ کئی ماں باپ جن کے ہاں کسی حادثے یا بیماری کی وجہ سے بدصورت بچے پیدا ہو جاتے ہیں ان سے ان کی مائیں بھی نفرت کرنے لگتی ہیں اور وہ بدصورت بچے اپنے دوسرے بھائیوں سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ اسی خیال سے کہ یہ ہم سے اچھے ہیں۔ اسی طرح جب تاریخ میں انسان اپنے آباء کو دیکھتا ہے کہ انہوں نے یہ یہ کارنامے سرانجام دئے اور ان کی یہ شان تھی۔ اور اس کے مقابلہ میں وہ یہ دیکھتا ہے کہ ہم کیا ہیں اور پھر وہ اس چلن اور طریق کو دیکھتا ہے جو اس نے اور اس کے ساتھیوں نے اختیار کیا ہوا ہے تو دیانتداری کے ساتھ وہ یہ کہنے پر مجبور ہوتا ہے کہ میری غفلت اور میری سہل انگاری اور میری اپنی فرائض سے کوتاہی اور میری عیش و آرام کی زندگی مجھ کو مجرم بنانے کے لئے کافی ہے۔

اسے تاریخ کے اس آئینہ میں اپنا گھناؤنا چہرہ نظر آجاتا ہے۔ اور وہ خیال کرتا ہے کہ جب میں اپنے پرانے حالات پڑھوں گا اور دیکھوں گا کہ وہ لوگ جو میرے آباء تھے ان کاموں سے نفرت کیا کرتے تھے۔ تو مجھے بھی اپنے اندر تغیر پیدا کرنا پڑے گا۔ پس وہ اپنے بدصورت چہرے کو ان کے خوبصورت چہرہ سے ملانے سے گھبراتا ہے اور اس لئے تاریخ سے دور بھاگتا ہے۔ جب آج کل (-) تاریخ کے آئینے میں یہ دیکھتا ہے کہ اس کے باپ اور ماں ہمالیہ سے بھی اونچے قدوں والے تھے۔ آسمان بھی ان کے دبدبے سے کانپتا تھا۔ اور اس کے مقابلہ پر وہ اپنی تصویر کا خیال کرتا ہے تو بالکل ایک بالشتیہ نظر آتا ہے اور اس کی مثال ایک کارک جتنی بھی نہیں جو دریا میں بہتا چلا جاتا ہے۔ سمندر کی لہریں اٹھتی ہیں اور اس کے آباؤ اجداد کی مضبوط چٹان سے ٹکراتی ہیں اور وہ بلند و بالا ہونے والی لہریں جنہیں دن کو دیکھ کر بسا اوقات انسان یہ خیال کرتا ہے کہ وہ دنیا کو بہا کر لے جائیں گی وہ اس کے آباؤ اجداد کی چٹانوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتی ہیں۔ ان کا پانی جھاگ بن کر رہ جاتا ہے اور اس چٹان کے قدموں میں وہ جھاگ پھیل رہی ہوتی ہے۔ ہوا میں بلبلے پھٹ پھٹ کر غائب ہوتے چلے جاتے ہیں اور اس کو نظر آتا ہے کہ اس کے آباؤ اجداد کی کیا شان تھی۔ پھر وہ اپنی طرف دیکھتا ہے کہ ایک چھوٹی سی ندی جس کی حیثیت ہی نہیں ہوتی اس میں وہ ایک کارک کی طرح ادھر ادھر پھر رہا ہوتا ہے کبھی وہ کسی چٹان سے ٹکراتا ہے اور کبھی کسی سے۔ کبھی دائیں طرف چلا جاتا ہے اور کبھی بائیں طرف۔ کبھی وہ خس و خاشاک کے ڈھیروں میں چھپ جاتا ہے اور کبھی گندی جھاگ میں اور وہ شخص اس کی لرزتی اور کپکپاتی ہوئی حالت کو دیکھ کر اس سے اپنا منہ پھیر لیتا ہے' اور کہتا ہے یہ کیا ہی ذلیل چیز ہے۔ تاریخ سے بھاگنے والا وہی بزدل ہوتا ہے جس میں یہ جرات نہیں ہوتی کہ وہ حقائق کے آئینہ میں اپنے باپ دادا کی شکل کے سامنے اپنی شکل رکھ سکے۔ بہادر اور ہمت والا انسان خود جاتا ہے اور اس آئینے کو اٹھاتا ہے وہ اس آئینے میں اپنی شکل کو دیکھ کر اپنے مستقبل کا فیصلہ کرتا ہے اور کہتا ہے۔ ہاں میرے آباؤ اجداد اگر چٹان تھے تو میں بھی چٹان بن کر رہوں گا۔ وہ اگر طوفان تھے تو میں ان سے بھی اونچا طوفان بنوں گا۔ وہ اگر سمندر کی لہروں کی طرح اٹھتے تھے تو میں ان سے بھی اونچا اٹھوں گا۔ تم جانتی ہو کہ وہ لڑکی جس کے نمبر کلاس میں زیادہ ہوتے ہیں وہ اپنے نمبروں کو چھپاتی نہیں بلکہ ہر ایک کو بتاتی ہے۔ نمبروں کا بتانا ایسا ہی ہوتا ہے جیسے انسان کا اپنا منہ دکھانا۔ وہ اپنا اندرونہ دکھاتی ہے اور جس کے نمبر کم ہوتے ہیں وہ ان کو چھپایا کرتی ہے۔ پس تاریخ کے پڑھنے سے گریز درحقیقت بزدلی کی علامت ہے۔ درحقیقت یہ اس بات کی علامت ہے۔ کہ اس شخص کو اپنے مکروہ چہرے کا پتہ ہے۔ اور اس شخص کو اپنے آباء و اجداد کے حسین چہرے کا بھی پتہ ہے۔ مگر ان دونوں باتوں کے معلوم ہونے کے بعد وہ جرات نہیں رکھتا کہ ایک آئینہ میں دونوں کی اکٹھی شکل دیکھ سکے۔

مطالبات تحریک جدید

17واں مطالبہ

بیکار چھوٹے سے چھوٹا کام بھی کرلیں

"میں نے یہ بارہا کہا ہے کہ بیکار مت رہو۔ اور کام کرو۔ اس میں امیر غریب سب مساوی ہیں۔ بلکہ غریب کو جس کا پیٹ خالی ہے کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو۔ اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کرلو۔ اور ایسی عادت نہ ڈال لو کہ جس کام کو اختیار کرو۔ ایسی طرح کرو کہ جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں کہ تخت یا تختہ۔ جب تک یہ روح پیدا نہ ہو جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو فنا کرنے کے لئے تیار نہ ہو اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ تم لاکھ ایڑیاں رگڑو۔ مگر اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ جب اس طریق پر کام نہ کرو۔ جو خدا تعالیٰ نے کامیاب ہونے کے لئے مقرر کیا ہے۔ میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ محنت کی عادت ڈالو۔ بے کاری کی عادت کو ترک کردو۔ فضول مجلسیں بنا کر گپیں ہانکنا اور بکواس کرنا چھوڑ دو۔ حقہ اور دیگر ایسی لغو عادتوں میں وقت ضائع نہ کرو۔ اور کوشش کرو زیادہ سے زیادہ کام کرسکو۔"

(خطبہ 22۔جنوری 1937ء)

"میری تجویز یہ ہے کہ عورت و بچہ و بوڑھا ہر ایک کو کسی کام پر لگایا جائے اور سوائے معذوروں کے کوئی بے کار نہ رہے۔ اس طرح (ترک وطن) کا سامان بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میں سے ہر شخص کما کر کھانے کا عادی ہو۔

(خطبہ 29-نومبر1935ء)

"یاد رکھو جس قوم میں بے کاری کا مرض ہو۔ وہ نہ دنیا میں عزت حاصل کر سکتی ہے اور نہ دین میں عزت حاصل کر سکتی ہے۔ بے کاری ایک دباؤ کی طرح ہوتی ہے جو شخص بے کار رہتا ہے وہ کئی قسم کی گندی باتیں سیکھ جاتا ہے۔ پس بے کاری ایسا مرض ہے کہ جس علاقے میں ہو اس کی تباہی کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ اقتصادی لحاظ سے بھی بے کاری ایک لعنت ہے۔ اسے جس قدر جلد ممکن ہو دور کرنا چاہئے۔ بے کار مزدوری کو کم کر دیتے ہیں۔ بے کار ہمیشہ عارضی کام کرنے کا عادی ہوتا ہے۔ قومی لحاظ سے بھی بے کاروں کا وجود خطرناک ہے۔ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بے کاری کے مرض کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

(خطبہ 20۔دسمبر1935ء)

"ہندوستان کے لئے ہمیں پیشہ ور مستری تیار کرنے ضروری ہیں اور یہ چمڑے کے کام 'بوٹ سازی وغیرہ' اور لوہار' ترکھان کے کام سکھانے کے لئے جو کارخانہ جاری کیا گیا تھا۔ اس کی غرض یہی تھی کہ ہم اچھے بوٹ ساز اچھے لوہار اور اچھے ترکھان پیدا کریں جو دین کے بھی عالم ہوں۔ تا وہ جہاں جائیں خواہ بسلسلہ ملازمت یا اپنے طور پر کام کرنے کے لئے وہ اچھے عالم اور داعی الی اللہ بھی ہوں۔

(خطبہ 3۔دسمبر1937ء)

"پس پیشہ ور دوست اپنے اوقات خرچ کر کے مشورے دیں اور امداد کریں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ان کاموں کو ترقی حاصل ہو جائے۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ جب کسی کا جتھہ بن جائے تو اس پیشے کو ترقی حاصل ہوتی ہے۔ نقصان

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف - مکرم نسیم مہدی ....

جامعہ احمدیہ کے فرض شناس استاد

حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب

درج ذیل مضمون مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے بطور مدیر ماہنامہ انصاراللہ انصاراللہ کے جون 1983ء کے شمارے میں اداراتی نوٹ کی صورت میں تحریر فرمایا۔

عمر عزیز کی 93 بہاریں دیکھنے کے بعد (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے (رفیق) جامعہ کے استاد۔ میرے بزرگ دوست۔ مجھ سے رخصت ہوگئے (ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔)

پچپن برس کی عمر میں ریٹائر ہونے کے بعد قریباً 33 سال تک آپ نے جامعہ میں بطور استاد خدمات سرانجام دیں۔ ہماری عمروں کا تفاوت بہت تھا لیکن ایک ہی کشتی میں سوار ہونے کے باعث یہ بُعد کم ہوتا چلا گیا۔ اور نہ صرف یہ کہ وہ ہمارے بزرگ تھے بلکہ ایک دوست کی حیثیت سے انہوں نے طبیعت پر انمٹ یادیں چھوڑیں۔

وہ سلسلہ کے مخلص فدائی تھے۔ اہل علم اور اہل قلم تھے۔ سید سلیمان ندوی سے ان کے دعوت الی اللہ کے خطوط زیور طبع سے آراستہ ہو چکے ہیں۔ وہ ایک بااصول شخصیت تھے۔ کسی جائز کام کے لئے رشوت دینا گناہ سمجھتے تھے۔ کفائت شعار تھے۔ لیکن ہزاروں ہزار روپیہ بیک وقت سلسلہ کے مختلف کاموں کے لئے متعدد بار دیا۔

مجھ سے ان کے تعلقات دوستانہ رنگ میں بھی تھے اور اسے ہمارے خاندان کے بزرگ بھی جانتے تھے۔ اگر کوئی بات انہیں کہلوانی ہوتی تو بسا اوقات مجھے کہتے تم ان سے یہ کہو۔ ایک بار سید داؤد احمد صاحب پرنسپل کو جامعہ کی کسی تعمیر کے لئے ایک بڑی رقم کی ضرورت تھی۔ مجھے کہنے لگے تم ماسٹر صاحب کو تحریک کرو۔ میں نے عرض کی وہ آپ کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ آپ انہیں کہیں۔ آخر بات یہاں پر ختم ہوئی کہ وہ خط لکھ دیں اور میں لے جاؤں۔ اور تحریک کروں۔ چنانچہ جتنی رقم کا میر صاحب نے مطالبہ کیا تھا انہوں نے دے دی۔ بیت مہدی کے لئے بھی انہوں نے یک مشت ایک بڑی رقم دی تھی۔ ایسی مثالیں احمدیت میں ہی ملتی ہیں کہ خود چند روپوں میں گذارا کرنے والے اشاعت دین اور راہ خدا میں ہزاروں ہزار بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔ کہ راہ خدا میں خرچ کرنے کے لئے ان کے ہاتھ کھلے ہیں۔

محترم استاد کی ایک بڑی خوبی فرض شناسی اور وقت کی پابندی تھی۔ وہ جامعہ کے سب سے بڑی عمر رکھنے والے استاد تھے لیکن سب سے زیادہ وقت کی پابندی وہ کرتے تھے اور جب تک وہ چلنے پھرنے سے معذور نہیں ہوگئے وہ اپنے فرض کو ادا کرتے ہی رہے۔ وہ وقت سے پہلے جامعہ آتے اور ہر پیریڈ پابندی سے لیتے۔ صحت تلفظ اور زبان کا انہیں بہت خیال رہتا۔ میری غلطیوں کی نشان دہی فرماتے اور کبھی ڈانٹ کر بھی کہتے۔

(اس) رفیق کار کی ایک بڑی خوبی جس کا مجھ سے کچھ زیادہ ہی تعلق تھا ان کی زندہ دلی تھی۔ وہ جب مجلس میں بیٹھتے مجلس باغ و بہار ہو جاتی۔ نہایت عمدہ اشعار انہیں نوک بر زبان تھے۔ کبھی قرۃ العین کے شعر سناتے کبھی کسی دوسرے اعلیٰ پایہ شاعر کا کلام ترنم سے پڑھتے۔

طب یونانی سے بھی انہیں شغف تھا۔ دوائیاں خود تیار کرتے اور اس کا ذکر اذکار کرتے رہتے۔ کانگڑہ کے زلزلہ کے وہ چشم دید گواہ تھے۔ اس کی تفصیل بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ کس طرح وہاں تباہی ہوئی اور وہ اور ان کے بزرگ چچا وزیرالدین صاحب محفوظ رہے۔

جامعہ کی بائیکنگ کلب کا راقم الحروف بہت عرصے تک انچارج رہا۔ جب پہلی بار انہوں نے جانے کا ارادہ ظاہر کیا تو بوجہ اس کے کہ یہ بہت تکلیف دہ سفر ہوتا تھا میں نے انکار کیا۔ انہوں نے میر صاحب یعنی پرنسپل صاحب کو کہا اور ہمارے ساتھ جانے کا فیصلہ صادر ہوگیا۔ اور پھر میں نے دیکھا کہ پڑاؤ پر رات گذارنے کے بعد صبح سب سے پہلے وہ تیار ہو کر اکیلے پیدل سڑک پر چل پڑے۔ پگ ڈنڈیوں وغیرہ پر ہم انہیں جانے نہ دیتے لیکن وادی کاغان میں جھیل سیف الملوک پر برف عبور کرکے بھی گئے۔ جامعہ کی طرف سے کوئی تفریحی پروگرام ہو تو اس میں حصہ ضرور لیتے۔ جامعہ سے باہر کے طلباء کی بھی مدد کرتے۔ بعض دفعہ میرے ذریعہ بھی انہوں نے ایسا کیا ان کے رخصت ہونے سے طبیعت ایک خلاء محسوس کرتی ہے ۔

سونی پڑی ہے محفل غم بھی تیرے بغیر

اللہ تعالیٰ انہیں جنت کے اعلیٰ مدارج عطا فرمائے۔ آپ بہت خوبیوں کے مالک ایک بزرگ دوست تھے۔ جو اس دنیا میں نہ رہے۔

بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں۔

مکرم نسیم مہدی صاحب نے لکھا:۔

حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی وفات کا تو مجھے کافی پہلے علم ہوگیا تھا۔ خیال تھا اللہ نے چاہا تو جلد ربوہ میں بالمشافہ آپ سے (نسیم سیفی) سے ملاقات ہوگی تو تعزیت کے لئے اپنے جذبات عرض کردوں گا۔

ایک تو ابھی مکرم منصور احمد خان کے ویزے میں تاخیر ہو رہی ہے دوسرے خاکسار کو فی الحال کچھ عرصہ کے لئے فرانکفرٹ جانے کا ارشاد ہوا ہے۔ معلوم نہیں کتنا وقت لگ جائے۔ اب سوچا چند سطور آپ کی خدمت میں عرض کر دوں۔

گو بچپن سے ہی حضرت ماسٹر صاحب سے واقفیت اور تعارف تھا لیکن خاکسار کے ساتھ آپ کا مشفقانہ سلوک جامعہ کی تعلیم کے زمانہ میں شروع ہوا جو آخر وقت تک قائم رہا۔ یہاں کی طرف سے بعض خطوط بھی آتے رہے۔ (یہاں سے مراد سوئٹزرلینڈ)۔ جامعہ کے کئی طلباء کی طرف سے خاکسار کو جب خط آتے تو حضرت ماسٹر صاحب سلام اور دعا ضرور لکھواتے۔ خاکسار نے جامعہ کی تعلیم کے دوران کئی مرتبہ رفقائے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ ملاقات کرکے بہت سے واقعات ان کی زبانی محض اس وجہ سے سنے کہ ہم بھی (-) میں شامل ہو سکیں۔ نیز ان بزرگان کی دعاؤں سے حصہ پا سکیں۔ حضرت ماسٹر صاحب کے ساتھ ایک تو محلہ میں پانچ مرتبہ بیت نصرت میں ملاقات ہوتی۔ موسم خواہ کیسا ہی ہوتا۔ آپ عبادت باجماعت کی پوری پابندی فرماتے اکثر ایسے ہوتا کہ بیت سے نکل کر گھر تک خاکسار ساتھ ہوتا اور مستفید ہوتا۔ دوسرے جامعہ میں بھی روزانہ ہی ملاقات کا موقعہ پیدا ہو جاتا۔ خاکسار نے حضرت ماسٹر صاحب سے کئی دفعہ یہ واقعہ سنا کہ آپ نے کس طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دیدار کیا۔ فرمایا کرتے تھے حضرت صاحب اپنے کمرہ میں تصنیف کا کام فرما رہے تھے۔ کمرے کی دونوں دیواروں میں سیاہی کی دوات پڑی تھی۔ آپ چلتے چلتے تحریر فرماتے تھے جب سیاہی ختم ہو جاتی تو ایک دیوار سے قلم سیاہی میں ڈبوتے اور پھر چلتے ہوئے تحریر فرماتے۔ حضرت صاحب اس وقت تنگ چوڑی دار پاجامہ پہنے ہوئے تھے۔ اور اتفاق سے ایک پنڈلی پر سے وہ اوپر اٹھا ہوا تھا۔ حضرت ماسٹر صاحب فرمایا کرتے تھے کہ گو میں چھوٹا تھا۔ مگر حضرت کا نورانی خوبصورت چہرہ اب تک میرے سامنے ہے۔

کانگڑہ کے زلزلہ کے بارہ میں بڑی تفصیل سے بتایا کرتے تھے کہ میں اس کا عینی شاہد ہوں۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس پیش خبری کا گواہ ہوں۔

1971ء میں خاکسار وقف عارضی کے لئے ایبٹ آباد گیا۔ تو حضرت ماسٹر صاحب پہلے ہی سے بیت احمدیہ ایبٹ آباد میں فروکش تھے اور گرمیاں گذارنے آئے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر آپ کو قریب سے دیکھنے اور آپ کی دلچسپ مجلس میں گھنٹوں بیٹھنے کا موقعہ ملتا رہا۔ اس وقت کے بہت سے واقعات اس وقت یاد آرہے ہیں۔ مگر صرف ایک واقعہ کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

ایبٹ آباد کے پاس ایک کافی اونچی پہاڑی پر بہت سے لوگ سیاحت کی غرض سے جایا کرتے تھے۔ اس کا راستہ تنگ اور دشوار گذار تھا۔ حضرت ماسٹر صاحب نے ایک دن میرے سامنے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ میں وہاں جانا چاہتا تھا۔ میں نے اس خیال سے کہ آپ شائد اتنی عمر میں یہ دشوار گذار راستہ طے نہ کر سکیں عرض کیا کہ راستہ مشکل ہے۔ آپ وہاں نہ تشریف لے جائیں۔ آپ کی طبیعت میں بڑی غیرت تھی۔ لجاجت تو آپ نے کبھی کسی کے سامنے نہ کی تھی۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں یہی سمجھا کہ آپ نے راستے کی مشکل کی وجہ سے یہ پروگرام منسوخ کردیا ہے۔ ایک دن بعد جمعہ خاکسار بعض دوسرے دوستوں کے ساتھ اس سیرگاہ میں پہنچ گیا۔ وہاں جاکر حیرت کی انتہا نہ رہی کہ بہت سے پتھروں پر چاک سے اور درختوں پر چاقو سے احمدیت زندہ باد اور خاکسار ماسٹر عطا محمد لکھا ہوا تھا۔ واپس آکر میں نے ماسٹر صاحب سے معافی مانگی اور ہمت کی داد دی تو پیار سے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر کہنے لگے "تم اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو۔ کیا اللہ نے مجھے دو ٹانگیں نہیں دیں کہ میں وہاں اکیلا چلا جاتا۔"

اس واقعہ سے ملتا جلتا ایک واقعہ ہماری ایک بائیکنگ پارٹی کو وادی کاغان میں پیش آیا۔ بائیکنگ پارٹی کے ساتھ حضرت ماسٹر صاحب بھی تشریف لے گئے تھے۔ ایک پڑاؤ پر رات کو فیصلہ ہوا کہ کل جھیل سیف الملوک تک چونکہ راستہ دشوار گذار ہے اس لئے مکرم ماسٹر صاحب یہیں آرام فرمائیں اور طلباء جھیل کی سیر کے بعد رات کو واپس آئیں۔ اگلے روز جب طلباء جھیل سیف الملوک پہنچے۔ تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے بلکہ پریشان ہوگئے کہ حضرت ماسٹر صاحب وہاں پہلے سے موجود تھے۔ پتہ چلا کہ فجر کے بعد جب سب لوگ ناشتہ اور دیگر تیاریوں میں مصروف تھے۔ ماسٹر صاحب سیف الملوک کے لئے اکیلے ہی چل پڑے اور طلباء سے پہلے پہنچ گئے۔

میں نے کئی مرتبہ آپ کی کلاس میں بیٹھ کر غیر ملکی طلباء کو اردو پڑھاتے ہوئے آپ کو دیکھا۔ آپ کا طرز تعلیم بہت کامیاب۔ دل نشیں۔ اور بہترین تھا۔ حضرت میر داؤد احمد صاحب پرنسپل آپ کے بڑے مداح تھے۔ بہت سی باتیں اس وقت ذہن میں آنی شروع ہوگئی ہیں۔ خط ایک مضمون کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے۔ میرے ساتھ ان کا تعلق اتنا گہرا تھا اور اتنی شفقت فرماتے تھے کہ ان کی وفات کا صدمہ میرے لئے آپ سے کیا کم ہوگا۔ (آپ کا مطلب نسیم سیفی) اللہ تعالیٰ حضرت ماسٹر صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار جب زیورچ آیا تو بعد میں مجھے پیغام بھجوایا کہ میں نے ایک رویاء دیکھی ہے۔ تمہارے ہاں بیٹا ہوگا۔ چنانچہ جب اس کے بعد ہمارا بیٹا احمد پیدا ہوا تو خاکسار نے اپنی والدہ صاحبہ کی خدمت میں لکھا کہ حضرت ماسٹر صاحب کی خدمت میں خاص طور پر مٹھائی بھجوائیں اور ان سے دعا کی درخواست کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

عطاء المجیب راشد

دو وفات یافتگان

گذشتہ دو ماہ میں یکے بعد دیگرے خاندان کے دو افراد کی وفات کے صدمات سے گزرنا پڑا۔ 6- اگست کو میرے بہنوئی مکرم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب اچانک لاہور میں وفات پاگئے۔ اور 5- اکتوبر کو میری بھابی محترمہ امتہ الہادی صاحبہ چند ماہ کی علالت کے بعد کراچی میں وفات پاگئیں۔ ہر دو کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے علی الترتیب 25- اگست اور 10- اکتوبر کو ان کا جنازہ غائب لندن میں پڑھایا۔

محترم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کے بارہ میں ایک نوٹ اس سے قبل الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ آپ نے ربوہ ہسپتال میں جماعتی خدمات کی بھی توفیق پائی۔ بنیادی طور پر بہت ہی ہمدرد اور خدمت کرنے والے نافع الناس وجود تھے۔ زندگی کا آخری حصہ لاہور میں گذرا جہاں وہ اپنی ذاتی پریکٹس کرتے تھے۔ مریضوں سے بہت ہمدردی سے پیش آتے اور غریبوں کا خاص طور پر خیال رکھتے۔ طبیعت بہت سادہ تھی اور رشتہ داروں سے حسن سلوک بھی آپ کا ایک نمایاں وصف تھا بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتے تھے اور یہ پہلو بہت ہی لائق صد شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سب بچے اعلیٰ اخلاق اور حسن تربیت کے مالک ہیں اور جماعتی خدمت میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ سب سے بڑے بیٹے عزیزم عبدالبصیر سمیع صاحب اسلام آباد (برطانیہ) کے روٹی پلانٹ کے انجینئر ہیں۔ باقی بچے بھی جو سب ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اپنے اپنے رنگ میں خدمت دین اور خدمت انسانیت میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ہمشیرہ محترمہ امتہ الرحمان صاحبہ کو یہ صدمہ عزم اور ہمت سے برداشت کرنے کی توفیق دے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

میرے بڑے بھائی مکرم عطاء الرحمان صاحب طاہر' صدر حلقہ سوسائٹی کراچی کی اہلیہ محترمہ امتہ الہادی صاحبہ' مکرم محترم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ کئی ماہ کی لمبی بیماری سے گزرنا پڑا لیکن یہ سارا عرصہ بہت ہمت اور حوصلہ سے گزارا۔ بہت نیک' دعاگو' ہمدرد اور مہمان نواز تھیں۔ عبادت بہت ہی اہتمام سے اور دلی ذوق و شوق سے ادا کرتیں اور غرباء کی ہمدردی میں خاص کوشش کرنے والی تھیں۔ بہت صابر شاکر اور متدین خاتون تھیں۔ زندگی کے نشیب و فراز میں ہمیشہ حوصلہ بلند رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بچیوں سے نوازا جن کی بہت اچھی تربیت کی۔ اب یہ دونوں (طیبہ اور طاہرہ) اپنے اپنے گھروں میں خوش اور صاحب اولاد ہیں۔ بھابی جان بہت سادہ طبیعت اور صاف گو تھیں۔ ہر ایک سے حسن سلوک میں ہمیشہ کوشاں رہتیں اور نیکی کے سب میدانوں میں آگے سے آگے بڑھنے والی تھیں۔ اٹھتے بیٹھتے ذکر الٰہی بھی آپ کا ایک نمایاں وصف تھا۔

قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ ہر دو وفات یافتگان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو ان کی نیک صفات اپنانے اور ان میں ترقی کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

سید محمود احمد شاہ بخاری

محترم سید غلام حسین شاہ

سید غلام حسین شاہ صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ) کا آبائی وطن بھیرہ ضلع شاہ پور حال ضلع سرگودھا تھا۔ آپ نے 14 سال کی عمر میں 1897ء میں حضرت بانی سلسلہ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ آپ جب 1901ء اور 1902ء میں کینیا اور یوگینڈا' مشرقی افریقہ میں دو برس کی ڈیوٹی ختم کر کے واپس برٹش انڈیا آئے تو آپ کی تعیناتی گورنمنٹ کیٹل فارم حصار میں ہوئی۔

فیروز پور شہر میں احمدی جماعت قائم تھی اور ایک نیک فیاض بزرگ نے ایک پختہ عبادت گاہ بھی جماعت کو عطیہ کے طور پر عطا کر دی تھی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے لیکن فیروز پور چھاؤنی میں احمدی جماعت قائم نہیں تھی۔ صرف والد بزرگوار اور فیملی ممبرز اور ایک دیگر احمدی محمد عالم تھے جن کی جلد سازی کی دوکان چھاؤنی کے صدر بازار کے آخر میں واقع تھی جہاں ہم سب صرف جمعہ کی عبادت کے لئے اکٹھے ہوتے تھے۔

ان حالات میں مجبوراً چندے کی ادائیگی والد صاحب نے براہ راست بذریعہ منی آرڈر ناظر صاحب مال صدر انجمن قادیان کو کرنا شروع کر دی۔ والد صاحب کا یہ شیوہ تھا کہ ہر ماہ تنخواہ وصول کرنے پر چندے کی رقم بطور برکت سب سے پہلے علیحدہ کر کے رکھ دیتے تھے۔ چونکہ ہر ماہ چھ ضلعوں میں دورہ پر بھی جانا پڑتا تھا اس لئے ایک مرتبہ چندہ بھیج دینے کے باوجود کچھ ایسا مغالطہ ہو گیا کہ اس ماہ چندہ بھیجنا چوک گیا ہے لہٰذا آپ نے اس شبہ میں دوبارہ منی آرڈر چندے کا کر دیا لیکن اپنے ذہن میں یہی محسوس کیا کہ ایک بار ہی چندہ ادا کیا ہے۔ والد صاحب کے نام قادیان سے چٹھی آئی نظارت مال کی طرف سے کہ آپ نے ماہ رواں میں دو مرتبہ منی آرڈر کے ذریعہ ہمیں چندہ بھیج دیا ہے لہٰذا وضاحت کریں کہ دوسری زائد رقم آپ کے اگلے مہینہ کے حساب میں درج کر لی جائے یا کہ آپ کو بذریعہ منی آرڈر واپس کر دی جائے۔ اس پر والد صاحب نے جواب تحریر فرمایا کہ زائد رقم نہ تو مجھے واپس بھیجی جائے اور نہ میرے نام پر اگلے مہینہ کے حساب میں درج کی جائے بلکہ ماہ رواں میں میرا ڈبل چندہ قبول فرمایا جائے کیونکہ جب بھول چوک کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ڈبل ثواب کا چانس دیا ہے تو میں ڈبل ثواب سے کیوں محروم ہو جاؤں!

آپ کی طرف سے یہ جواب ملنے پر حضرت مولانا مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر مال صدر انجمن احمدیہ قادیان نے الفضل میں ایک خاص نوٹ شائع کیا کہ ہماری احمدی جماعت میں ایسے بزرگ ہیں جو روپیہ کے بالمقابل ثواب کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ یہ واقعہ 1927ء کا ہے۔

والد بزرگوار دیرینہ موصی تھے۔ جب وہ میرے پاس پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول میں تین ہفتہ مقیم رہے تو ان کا انتقال 15- اکتوبر 1955ء کو ہو گیا تھا۔ بوجہ شدید بارشوں کے سیلاب آیا ہوا تھا۔ جنرل ٹرنک روڈ کا راستہ کٹا ہوا اور بند تھا۔ 16- نومبر کو جماعت ایبٹ آباد نے کاکول اکیڈمی میں پہنچ کر جنازہ پڑھا پھر موٹر ویگن سے پہاڑی راستوں سے راولپنڈی پہنچ کر راولپنڈی کی جماعت نے رات کے وقت بریگیڈیئر سید ممتاز احمد کے اطلاع دینے پر کرنل محمود احمد ڈینٹل سرجن کی کوٹھی واقع علاقہ صدر میں جنازہ پڑھا گیا اور 17- اکتوبر کو بعد ظہر بیت المبارک کے عقب میں اور برابر میں ربوہ میں حضرت امام ثانی نے ازراہ شفقت جنازہ پڑھایا۔ بے شمار بزرگ اور خدام شامل تھے جنازہ بہشتی مقبرہ میں پہنچایا گیا اور مزید عزیزان کی آمد پر بعد عصر تدفین احاطہ رفقاء میں شرقی جانب عمل میں آئی اور اجتماعی دعا پر ختم ہوئی۔ احباب کرام والد صاحب کے لئے دعا کر کے ممنون فرمائیں۔

شمیم سرور

مکرم مرزا محمد ابراہیم صاحب

میرے والد صاحب بہت سی صفات کے مالک تھے ہر ایک کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے اگر کھانا وغیرہ کھاتے تو ہمیشہ یہ تلقین کرتے کہ پڑوس سے پتہ کریں انہوں نے کھانا کھایا ہے کہ نہیں اور بعض دفعہ تو ایسے ہوتا کہ اگر کھانا کھا رہے ہیں تو مہمان کوئی آگیا ہے تو فوراً اٹھ کھڑے ہوتے۔ عبادت کے متعلق ان کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی کہ باجماعت ادا کی جائے گھ میں عبادت کی طرف بہت دھیان رکھتے تھے بیت دور ہوتی تو گھ میں ہی پڑھ لیتے ایک ایک بچہ جب تک نہ پہنچ جاتا عبادت شروع نہ کرتے آخر پہر کی عبادت باقاعدگی سے پڑھتے۔ باہر سے واپسی پر پہلے عبادت اور بعد میں کھانا کھاتے۔ جب میرے بھائی کی تبدیلی ہوئی تو اس کے سامان کے ساتھ مصلّٰی دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور خود عبادت کا یہ عالم تھا کہ ڈیوٹی کے دوران بھی کبھی قضا نہیں کی والد صاحب بہت دعا گو تھے ایک دفعہ ایسا ہوا میرا بیٹا کھیلتے ہوئے گر گیا اور بازو کی ہڈی دو جگہ سے ٹوٹ گئی۔ چھٹی جماعت کا امتحان شروع تھا میرے والد صاحب گھر پر نہیں تھے ان کو میں نے پریشانی کے عالم میں خط لکھا کہ دو جگہ سے بچہ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے پتہ نہیں امتحان بھی دے گا کہ نہیں والد صاحب نے مجھے خط لکھا کہ میں نے خدا تعالیٰ سے بہت دعا کی ہے اللہ نے چاہا تو بچہ امتحان میں شامل ہو جائے گا اور پاس بھی ہو جائے گا خدا کے فضل سے ایسا ہی ہوا کافی عرصہ جہلم کی جماعت میں اصلاح وارشاد کا کام کیا وہاں کے امیر جماعت مولوی عبدالمغنی صاحب ان کے گہرے دوست تھے۔ اپنے چندہ کا یہ عالم تھا کہ سب سے پہلے جو گھر کا بجٹ بنتا پہلے چندہ نکالا جاتا۔ یہی نصیحت بچوں کو کرتے والد صاحب بہت رحم دل اور شفقت والے تھے اس وقت ان کو غصہ آتا جب بچے عبادت نہ کرتے یا جھوٹ بولتے یا کسی کو گالی دیتے یا جھگڑا کرتے بچے آتے تو ہمیشہ اپنے بچوں کو ڈانٹتے کہ بچو آپ کی غلطی ہے ہمارے والد صاحب ہمیشہ کھانا میری والدہ صاحبہ کے ہاتھ کا پسند کرتے طبیعت میں حد درجہ نفاست تھی جب سے میں نے ہوش سنبھالی میں نے کبھی اپنے والد صاحب کو جھوٹ بولتے نہیں دیکھا ایک دفعہ میں نے پوچھا کہ آپ نے کبھی زندگی میں عبادت چھوڑی ہے تو کہنے لگے کہ نہیں دس سال کی عمر میں والد صاحب نے عبادت شروع کی اور آج تک میں نے کبھی عبادت نہیں چھوڑی میرے دادا جان حضرت بانی سلسلہ کے رفیق تھے انہوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد جو تکلیفیں اٹھائیں وہ بیان سے باہر ہیں۔

> تم کو چاہئے کہ برائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تاکہ بچے رہو۔ جو شخص بہت دعا کرتا ہے اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اسے مل جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی جو امور اسے کشاں کشاں گناہ کی طرف لے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان امور سے بچنے کی توفیق اسے عطا فرماتا ہے۔ قرآن مجید کو بہت پڑھنا چاہئے اور پڑھنے کی توفیق خدا تعالیٰ سے طلب کرنی چاہئے۔ کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہیں ملتا۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

پاک بھارت مذاکرات کی ضرورت

سینیٹ سیکرٹریٹ نے ایک پریس ریلیز جاری کیا جس میں بتایا کہ سینیٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے اس بات پر زور دیا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان دیانت دارانہ گفت و شنید ہونی چاہئے۔ تاکہ وہ نہایت اچھے ماحول میں ان تمام مسائل کا حل تلاش کر سکیں جو دونوں ملکوں کو درپیش ہیں اور ان مسائل میں کشمیر کا مسئلہ بھی شامل ہے جسے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جانا چاہئے۔ ہندوستانی ہائی کمشنر مسٹر ستیش چندر جنہوں نے سینیٹ کے چیئرمین سے ملاقات کی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انہیں چیئرمین صاحب کی ہر بات سے اتفاق ہے۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان دیانت دارنہ اور مخلصانہ گفت و شنید ہو۔ تاکہ کشمیر کا مسئلہ حل کیا جاسکے۔ ہائی کمشنر برائے ہندوستان نے بعد میں کہا کہ انہوں نے دیگر امور کے علاوہ یہ بات بھی پیش کی تھی کہ ان کے ملک نے ہمیشہ پیش کش کی ہے کہ بغیر کسی قبل از وقت شرائط کے مسائل کو حل کرنے کے لئے دونوں ممالک آپس میں گفتگو کریں۔ انہوں نے کہا کہ اختلافات کو ختم کرنے کا یہی ایک طریق ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ بڑے بڑے اختلافات کے حل ہونے کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔ آپس کے تعلقات کو درست کرنے کے لئے یہ زیادہ بہتر ہے کہ گفت و شنید ہوتی رہے اور چھوٹے چھوٹے مسئلے حل ہوتے رہیں۔

○○○

بے نظیر کی ٹونی بلیئر سے ملاقات

گذشتہ دنوں بے نظیر بھٹو وزیر اعظم صاحبہ نے نیویارک سے پاکستان واپس آتے ہوئے لندن میں کچھ دیر کے لئے قیام کیا اور اس دوران آپ نے لیبر پارٹی کے صدر ٹونی بلیئر کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے کشمیر کی حالت کا اندازہ کر کے اس بات کو مان لیا ہے کہ کشمیر ایک متنازعہ علاقہ ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ گورنمنٹ کا اقتدار حاصل کرنے کے بعد وہ ہر ممکن کوشش کریں گے کہ پاکستان اور ہندوستان آپس میں مفید گفت و شنید کریں۔ کہا جاتا ہے کہ لیبر پارٹی کے اس فیصلے سے ٹوری پارٹی جو اس وقت برسراقتدار ہے۔ کو پریشانی لاحق ہوئی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ بیس ایسی نشستیں جو بارڈر لائن پر ہیں وہ لیبر پارٹی جیت جائے گی اور اس طرح ٹوری پارٹی کو نقصان ہو گا۔ بہرحال اگر لیبر پارٹی حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کرتی ہے اور اس سے ٹوری پارٹی کو نقصان ہوتا ہے تو کسی کو اس بات کا افسوس نہیں ہونا چاہئے۔ ٹوری پارٹی کو بھی کشمیر کی کیفیت کا اندازہ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور انہیں بھی اس بات کا اعلان کرنا چاہئے کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں حق خود ارادیت دیا جانا چاہئے۔

○○○

بنگلہ دیش کے مظاہرے

جیسا کہ سب جانتے ہیں بنگلہ دیش میں ڈیڑھ سال سے زیادہ عرصہ سے حزب مخالف یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ موجودہ حکومت کو معزول کیا جائے اور اس کی جگہ نگران حکومت لے اور نگران حکومت کے ذریعے ملک میں انتخابات کروائے جائیں۔ بعض بیرونی ممالک نے حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے مابین صلح کی کوششیں کی ہیں لیکن وہ سب بے نتیجہ رہیں۔ بار بار سٹرائکیں ہوتی ہیں کاروبار بند ہو جاتے ہیں۔ اقتصادیات کو نقصان پہنچتا ہے۔ لیکن نہ حزب اختلاف اپنا مطالبہ کم کرنے کے لئے تیار ہے اور نہ حزب اقتدار ہی حزب اختلاف کی بات مان رہی ہے۔ سٹرائکوں اور جلسوں کے دوران پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑتا ہے اور آنسو گیس کے گولے بھی پھینکنے پڑتے ہیں۔ گذشتہ دنوں بھی جب حزب اختلاف کے اراکین ضلعی انتظامیہ کے دفتر کی طرف جارہے تھے پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑی اور آنسو گیس کے گولے بھی پھینکے عینی شاہدوں کا کہنا ہے کہ پولیس نے خار دار تاروں کی رکاوٹیں کھڑی کر دیں تاکہ آگے بڑھنے والے مزید آگے نہ جاسکیں۔ یہ لوگ اس بات کا مطالبہ کر رہے تھے کہ وزیر اعظم خالدہ ضیاء بغیر کسی تاخیر کے اپنا استعفیٰ پیش کریں۔ پولیس نے ان رکاوٹوں کے علاوہ آنسو گیس کے گولے بھی پھینکے لیکن ایسا لگتا تھا کہ مزاحمت کرنے والے کسی بات کی پرواہ کئے بغیر آگے ہی بڑھ رہے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنے بنائے ہوئے فائر کریکر کے بم پولیس پر پھینکے لیکن بتایا گیا ہے کہ کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔ یہ بھی نہیں پتہ چل سکا کہ کسی کو حراست میں لیا گیا ہے یا نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حکمران اور حزب اختلاف جب تک آپس میں گفت و شنید نہ کریں کسی مسئلے کا حل نکالا نہیں جاسکتا۔ سٹرائکیں اور جلسے ہوتے رہتے ہیں لیکن اگر حکومت یہ فیصلہ کر لے کہ اس نے مستعفی نہیں ہونا تو اسے کوئی بات استعفیٰ دینے پر مجبور نہیں کر سکتی ہے۔ خالدہ ضیاء 1991ء کے انتخابات جیت کر وزیر اعظم بنی تھی۔ اس وقت کہا گیا تھا کہ یہ انتخابات آزادانہ ہیں۔ اسی لئے حزب اختلاف کی کوئی بات استعفیٰ کے سلسلہ میں حکومت ماننے پر تیار نہیں ہے۔

○○○

ازبکستان کے صدر کی کتاب

ازبکستان کے صدر اسلام کریموف نہ صرف ایک اچھے سیاست دان ہیں بلکہ ایک اچھے ماہر اقتصادیات بھی ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے ایک کتاب شائع کی ہے جس کا عنوان ہے "ازبکستان شاہراہ اصلاحات اقتصادیات پر" اس کتاب کی تقریب رونمائی اسلام آباد میں وزیر داخلہ نصیراللہ خان بابر نے گذشتہ اتوار کے روز کی۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے نصیراللہ خان بابر نے کہا کہ یہ ایک مستند بیان ہے ان اصلاحات کے متعلق جو ازبکستان میں کی گئی ہیں۔ چونکہ یہ سربراہ مملکت کی طرف سے ملنے والی اطلاعات ہیں اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ یہ انتہائی مستند ہیں۔ اس کتاب میں اصلاحات کے علاوہ مسائل کا ذکر بھی ہے اور مسائل کے حل کرنے کے طریق بھی زیر بحث لائے گئے ہیں۔ مسٹر نصیراللہ خان بابر نے کہا کہ یہ کتاب نہ صرف ریاستی حکام کو پڑھنی چاہئے بلکہ اقتصادیات کے ماہرین کے لئے بھی اسی کتاب کا پڑھنا خاصا مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ صرف اور صرف اسی کتاب کے ذریعے حقیقی طور پر معلوم کیا جاسکتا ہے کہ ازبکستان میں کیا اصلاحات ہوئی ہیں اور ان کے کیا نتائج نکلے ہیں اور اب وہاں کی سماجی اقتصادی حالت کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ صدر ازبکستان نے اصلاحات کے لئے جو اقدامات کئے وہ ہم سب کی داد و تحسین کے مستحق ہیں۔ مسٹر نصیرالدین خان بابر نے مسٹر کریموف کو اس بات پر بھی مبارکباد دی کہ انہیں یہ کتاب لکھنے اور شائع کرنے کا موقعہ ملا۔ اس تقریب کے موقعہ پر بعض دیگر مقررین نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔

بقیہ صفحہ 3

نہیں ہوتا۔ جو لوگ بے کار ہیں وہ بے کار نہ رہیں۔ اگر وہ اپنے وطنوں سے باہر نہیں جاتے تو چھوٹے سے چھوٹا کام بھی جو انہیں مل سکے وہ کر لیں۔ اخبار اور کتابیں بیچنے لگ جائیں۔ ریزرو فنڈ کے لئے روپیہ جمع کرنے کا کام شروع کر دیں۔ جھوٹی نام و نمود کی قربانی بہت مشکل ہوتی ہے۔ تعلیم یافتہ بیکار یہ ہمت کیوں نہیں کرتے کہ پرچے بغل میں دبا کر بیچتے پھریں' میں امید کرتا ہوں کہ نوجوان اس مرض کو دور کریں گے اور والدین بھی اپنی اولاد سے اس مرض کو دور کرانے کی کوشش کریں۔ کہ یہ مرض قوم کی کام کرنے کی روح کو کچل دیتا ہے۔

(الفضل 12- جون 1939ء)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ لوگوں سے مانگ کر کھانا ایک لعنت ہے۔

(خطبہ 3- فروری 1939ء)

میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے اخلاق بہت بلند ہوں اور وہ دوسرے سے مانگنے کی عادت ترک کر دیں۔

(خطبہ ۳- فروری 1939ء)

بے کاری ایک لعنت ہے اسے جس قدر جلد دور کر سکتے دور کرو۔ اور یاد رکھو جب تک بے کاری دور نہیں ہو گی۔ جماعت میں صحیح اخلاق بھی پیدا نہیں ہوسکتے۔

(الفضل 12- مارچ 1936ء)

پاک ہونے کا ایک طریق

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے۔ نہ علمی' نہ خاندانی نہ مالی۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ' ایمان' عبادت' طہارت' سب کچھ آسمان سے آتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دور کر دے۔

پس سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئ محض سمجھے اور آستانہ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے اور اس نور معرفت کو مانگے جو جذبات نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو۔ کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشئ سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی"۔

(الحکم ۲۴- جنوری ۱۹۰۵ء)

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 30255 میں غلام فاطمہ بیوہ دوست محمد صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 76 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ آہیرانوالہ خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 94-1-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ 5 مرلہ مع دو کمروں کے مالیتی ایک لاکھ روپے اور حق مہر 25 روپے وصول شدہ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ غلام فاطمہ C/O ملک عبدالعزیز محلہ آہیرانوالہ کوچہ احمدیہ خوشاب گواہ شد نمبر1 ملک عبدالعزیز پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 بشیر احمد ولد غلام محمد گلی نمبر2 کوچہ احمدیہ خوشاب۔

مسل نمبر 30256 میں محمد احمد سعید ولد راناعطاء اللہ صاحب قوم جھمٹ پیشہ تعلیم عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوچہ احمدیہ خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 90-6-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد احمد سعید کوچہ احمدیہ خوشاب گواہ شد نمبر1 محمد سردار خان رانا کوچہ احمدیہ خوشاب گواہ شد نمبر2 جاوید احمد جاوید مربی سلسلہ خوشاب۔

مسل نمبر 30257 میں محمد عبدالولی خان ولد چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-6-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دوصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد عبدالولی خان ساکن مکان نمبرA-207 گلی نمبر133 F-10/ اسلام آباد گواہ شد نمبر1 چوہدری محمد عبدالوہاب والد موصی گواہ شد نمبر2 محمد عبدالجبار رضوان برادر موصی۔

مسل نمبر 30258 میں طاہر احمد ولد حفیظ احمد ظفر صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 194/R-B لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-7-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طاہر احمد ولد حفیظ احمد ظفر چک نمبر194/R.B لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 نوید احمد عادل وصیت نمبر28244 گواہ شد نمبر2 حفیظ احمد ظفر والد موصی۔

مسل نمبر 30259 میں ارشد حفیظ بنت حفیظ احمد ظفر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبرB-194/R لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-7-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ارشد حفیظ بنت حفیظ احمد ظفر چک نمبر194/R.B لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 نوید احمد عادل وصیت نمبر28244 گواہ شد نمبر2 حفیظ احمد ظفر والد موصیہ۔

اطلاعات و اعلانات

امداد طلباء مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

○ شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گذارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جا سکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کارخیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرواسکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

نوٹس داخلہ

○ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں بی۔ اے سال اول میں داخلہ 11- نومبر 1995ء سے 20- نومبر 95ء تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔ داخلہ گورنمنٹ کی داخلہ پالیسی کے مطابق میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔

فارم داخلہ کے ساتھ انٹرمیڈیٹ کے سرٹیفکیٹ کی دو عدد مصدقہ نقول اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ کی ایک مصدقہ نقل دینا لازمی ہے۔

مخصوص نشستوں پر داخلہ کے لئے الگ فارم جمع کروانے ہوں گے۔ نامکمل فارم قابل قبول نہیں ہوں گے۔

داخلہ فارم مع پراسپکٹس دفتر کالج سے دفتر کے اوقات میں حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

دفتر میں فارم وصول کرنے کی آخری تاریخ 12- نومبر 95ء کی ہے۔

(قائمقام پرنسپل)

درخواست دعا

○ محترمہ ثمینہ بشارت اللہ صاحبہ دارالنصر غربی (الف) کا بڑا آپریشن مورخہ 95-10-31 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے آپریشن کامیاب رہا احباب جماعت سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

روزنامہ الفضل کے نمائندہ کا دورہ

حصول اشتہارات

○ مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی آف اوکاڑہ اپنے دورہ کے دوران راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ اٹک۔ چکوال برائے حصول اشتہارات تشریف لے جارہے ہیں۔ عہدیداران جماعت احمدیہ و احباب جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

"مینجر روزنامہ الفضل ربوہ"

عشرہ وقف جدید

○ تمام زعماء کرام مجلس انصاراللہ پاکستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عشرہ وقف جدید 24- نومبر سے 3- دسمبر 1995ء تک منایا جارہا ہے۔ اس سلسلہ میں "ہفتہ وقف جدید" منانے سے متعلق جو چھٹی / سرکلر بھجوایا گیا تھا اسے منسوخ سمجھا جائے۔

عشرہ وقف جدید بھرپور طریق سے منا کر' زعماء کرام اپنی رپورٹ 10- دسمبر 95ء تک مرکز کو بھجوادیں۔

(قائد وقف جدید مجلس انصاراللہ پاکستان)

وصول شدہ رقم کی فوری ترسیل

○ تحریک جدید کا چندہ وعدوں کے مطابق سو فیصد وصول فرمائیں اور رقم کی ترسیل کا انتظام اولین موقع پر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بقیہ صفحہ ۱

ہاں اگر وہ دیکھیں گے کہ تم کو کچھ مل گیا ہے اور تمہاری زندگیوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو گئی ہے تو بے شک اگلے جہان کے دکھ اور عذاب سے بچنے کے لئے لوگ اپنی جان مال رشتہ دار وغیرہ قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ پس سب سے بڑی (دعوت الی اللہ) اور تغیر جو ہو سکتا ہے وہ احمدیوں کے اخلاق کے ذریعہ اور ان کی روحانیت کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ جب لوگ آپ کے اخلاق اور روحانیت کو دیکھیں گے تو دیوانہ وار آپ کی طرف دوڑیں گے۔ اس لئے ایسا رنگ رکھو کہ لوگ آپ کی طرف کھچے آئیں۔ اپنے اندر ایک تغیر پیدا کریں اور پاک تبدیلی کریں تاکہ آپ کے اندر بھی نور پیدا ہو۔ اور اور لوگوں کو بھی ہدایت ہو اور فائدہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرے اور آپ کو ہر دکھ سے نجات دے۔ آمین۔

(از خطبہ 23- فروری 1923ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 6- نومبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر اسحاق رابن کو ایک جنونی انتہا پسند یہودی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ ان کے جسم کے اوپر کے حصوں میں تین گولیاں اس وقت لگیں جب وہ ایک امن ریلی سے خطاب کے بعد واپس جانے لگے حملہ آور کو موقع پر ہی گرفتار کر لیا گیا۔ اسرائیل میں دو روزہ سوگ کا اعلان کر دیا گیا۔ ان کی آخری رسوم میں سابق امریکی صدر مسٹر بش شاہ حسین اور دیگر عالمی لیڈر شرکت کریں گے۔ مسٹر شمعون پیریز نے قائمقام وزیر اعظم کے اختیارات سنبھال لئے ہیں صدر کلنٹن بھی آخری رسومات میں شرکت کریں گے۔ مغربی کنارے اور غزہ پٹی کے ساتھ اسرائیل کی سرحدیں بند کر دی گئی ہیں۔ قائمقام وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہم عربوں کے ساتھ امن کا عمل جاری رکھیں گے۔ فلسطینی تنظیم آزادی کے سربراہ مسٹر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ یہ افسوس ناک واقعہ ہے۔

○ اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر رابن کی عمر 73 سال تھی۔ وہ پہلے اسرائیلی لیڈر تھے جنہوں نے عربوں کے ساتھ امن کا عمل شروع کیا اور زمین کے بدلے امن کا نعرہ اپنا کر فلسطینی عربوں کو خود مختاری دی اور وہاں سے اپنی فوجیں واپس بلا کر فلسطینیوں کو ان علاقوں کی حکومت دے دی۔ انتہا پسند یہودی ان کے اس اقدام کے سخت مخالف تھے۔

○ اسرائیلی وزیر اعظم کا قاتل ایک 27 سالہ یہودی نوجوان ہے جس کا نام ہیگل عمیر ہے اس نے کہا کہ مجھے خدا نے رابن کو قتل کرنے کے لئے کہا ہے۔

○ ایران لبنان اور فلسطینی علاقوں میں اسرائیلی وزیر اعظم کے قتل پر خوشیاں منائی گئیں۔ ایران نے کہا ہے کہ رابن کو اپنے کئے کی سزا مل گئی۔ شام کی حکومت نے کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا۔ دریائے اردن کے مغربی کنارے سے اسرائیلی فوج کی واپسی کا جو سلسلہ آج کل جاری تھا وہ سردست معطل کر دیا گیا ہے۔

○ ایران اور امریکہ میں مصالحت کرانے کے لئے آرمی چیف جنرل وحید اور وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے درمیان اہم اجلاس میں تبادلہ خیال کیا گیا اس ملاقات میں کہا گیا کہ پاکستان ایران کے خلاف کسی بھی صورت میں استعمال نہیں ہو گا۔ نہ کسی ایسے منصوبے کی حمایت کرے گا جس سے ایران کی حیثیت کو خطرہ ہو۔ افغانستان میں قیام امن کے لئے ایران کا تعاون حاصل کیا جائے گا۔ مسئلہ کشمیر پر ایران کو مکمل اعتماد میں لیا جائے گا۔ ایران کو تنہا کرنے کے منصوبے کی حمایت نہیں کی جائے گی۔ وزیر اعظم اپنے مجوزہ دورہ ایران میں امریکہ ایران مفاہمت کی پیشکش کریں گی۔

○ وزیر داخلہ مسٹر نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ مسٹر شہباز شریف قتل کیس میں بھی ملوث ہیں۔ انہیں بعض مقدمات میں اشتہاری قرار دیا جا چکا ہے انہوں نے کہا کہ مسٹر شہباز شریف کسی مفاہمت کے تحت وطن واپس نہیں آئے۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد خان کھرل نے کہا ہے کہ شہباز شریف اشتہاری مجرم ہیں ان کا بیرون ملک رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ دو امریکی ادارے شہباز شریف کے خلاف تحقیقات کر رہے تھے۔ اپوزیشن ان کی گرفتاری کو ایشو بنا کر مردہ گھوڑے میں جان ڈالنے کی کوشش کر رہی ہے۔

○ مسٹر شہباز شریف کی گرفتاری کے وقت ائر پورٹ کے ارد گرد 2210 اہلکار تعینات تھے۔ وزیر اعلیٰ اور گورنر ہاؤس سمیت لاہور کی تمام سرکاری عمارتوں پر پولیس کی بھاری نفری متعین تھی۔ گرفتاری کے آپریشن میں جہاز کے علاوہ 179 گاڑیاں استعمال ہوئیں۔ 9 محکموں کے 5 ہزار سے زائد افراد نے حصہ لیا۔ آپریشن پر پونے پانچ لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ مظاہرین نے 29 لاکھ مالیت کی تین گاڑیاں جلا دیں۔ 9 گاڑیوں کو نقصان پہنچایا۔

○ لاہور میں خواتین نے خالی چنگیر، روٹی اور سبزی اٹھا کر مہنگائی کے خلاف مظاہرہ کیا۔

○ ایف آئی اے کے ذرائع نے بتایا ہے کہ شہباز شریف کو انٹرپول گرفتار کرنے والی تھی کہ انہوں نے اپنے ملک میں گرفتار ہونے کو ترجیح دی۔

○ مسلم لیگ (ن) کے لیڈر مسٹر نثار علی نے کہا ہے کہ یہ بے نظیر بھٹو کی جمہوریت ہے کہ شہباز شریف کا استقبال لاٹھی گولی سے کیا گیا ہے۔ میاں اظہر نے کہا کہ یہ انتقامی کارروائی ہے۔ شہباز شریف کو زرمبادلہ بیرون ملک سے پاکستان لانے کا یہ صلہ دیا گیا ہے۔

○ کراچی میں 15- افراد کے گرفتار شدہ قاتلوں نے انکشاف کیا ہے کہ انہوں نے لندن سے ملنے والے حکم کراچی میں صدر لغاری کے علاقے کے آدمیوں کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا اگلا ٹارگٹ وزیر اعظم کے شہر لاڑکانہ اور وزیر اعظم کے آبائی شہر نوشہرہ کے رہنے والے لوگ تھے۔ ہمیں نعیم شری کے ذریعے پیغام ملا تھا۔ 15- افراد کے قاتل حنیف برنی، مولا بخش اور عبد الوہاب مزید وارداتیں کرنے جا رہے تھے کہ خفیہ ایجنسیوں کے ہتھے چڑھ گئے۔

○ سپریم کورٹ کا فل بنچ چیف جسٹس کی سربراہی میں اعلیٰ عدالتوں کے بارے میں آئینی شقوں کا جائزہ لے گا۔ یہ ریمارکس فاضل عدالت نے الجہاد ٹرسٹ کے چیئرمین حبیب وہاب الخیری ایڈووکیٹ کی آئینی پٹیشن کی سماعت کے دوران دیئے۔ اس درخواست میں کہا گیا ہے کہ حکومت کو یہ ہدایت کی جائے کہ ججوں کی عارضی تقرریاں بند کرے اور مستقل آسامیوں پر مستقل جج تعینات کئے جائیں۔ اور موجودہ عارضی تقرریوں کو مستقل کیا جائے۔

○ شہباز شریف کا جسمانی ریمانڈ لینے کے لئے عدالت وقت سے پہلے لگائی گئی۔ پونے سات بجے اسسٹنٹ کمشنر ایف آئی اے کی طرف سے اطلاع ملنے پر پہنچ گئے جبکہ ابھی عملہ بھی نہیں آیا تھا۔ چوکیدار کو تلاش کر کے دروازہ کھلوایا گیا اور سات منٹ کی عدالتی کارروائی کے نتیجے میں سات روز کا جسمانی ریمانڈ دیا گیا۔ ایف آئی اے نے 14 روز کا ریمانڈ مانگا تھا مسٹر شہباز شریف کے وکیل نے کہا کہ وکلاء صفائی کو نہیں سنا گیا۔ عدالتی اوقات کار سے قبل ریمانڈ لینا غیر قانونی ہے۔

○ مسٹر نواز شریف نے کہا کہ میرے بھائی کی گرفتاری سے مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میرے خاندان کے لوگ بھی پاکستان کو بچانے کی جنگ میں شریک ہو گئے ہیں۔

○ ہائی کورٹ میں واپڈا کی طرف سے ایڈیشنل سرچارجز لگانے کے سوال پر بحث میں عدالت نے یہ استفسار کیا ہے کہ کیا واپڈا کو ایسے اضافی سرچارج لاگو کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

○ پانی و بجلی کے وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ میں نے پیپلز پارٹی نہیں چھوڑی۔ وزیر اعظم کے کہنے پر ان کے ہمراہ ایران جا رہا ہوں۔ جب ان سے سوال کیا گیا کہ آپ کی وزیر اعظم سے صلح ہو گئی ہے تو انہوں نے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ الطاف گروپ کے جو دہشت گرد تھوڑے رہ گئے ہیں۔ ان سے بھی جلد نمٹ لیں گے۔

○ کرکٹ کے سابق کپتان عمران خان نے کہا ہے کہ میں پاکستان میں جمہوریت نہیں نظام بدلنے والوں کا ساتھ دوں گا۔ سیاست دانوں کی حرکتوں سے ہر پاکستانی پریشان ہے۔ میں سیاست سے باہر ہوں اس لئے خوش ہوں۔

○ مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ میں اپنا علاج ادھورا چھوڑ کر آیا ہوں۔ اب میرا پورا مقابلہ ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ میرے خلاف غیر جانبدار کمیشن بنایا جائے اور کارروائی براہ راست ٹی وی پر دکھائی جائے۔

○ پارلیمنٹ کی کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ قومی حکومت ثانوی حیثیت رکھتی ہے اصل چیز قومی مفاہمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاملہ دشمنی کی حد تک پہنچ جائے تو قومی یا مخلوط حکومت نہیں بنتی۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات خالد احمد کھرل نے کہا ہے کہ نواز شریف بے گناہوں کی لاشوں پر سیاست کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ قائد حزب اختلاف کے درپردہ دہشت گردوں سے رابطے ہیں۔

○ سعودی عرب کے شہر جدہ میں طوفان بادو باراں سے 4 افراد ہلاک ہو گئے ہیں اور 65 لاکھ کی املاک تباہ ہو گئی ہیں طوفان کے دوران زبردست ژالہ باری بھی ہوئی ہے۔

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور (اوقات ہسپتال)
رحمت بازار: صبح 10½ تا 2 بجے
شام 4½ تا 8½ بجے
دارالیمن وسطی صبح 8½ تا 10½ بجے
ناغہ جمعہ کی صبح
فون رہائش
21186

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
فون: 487
انوار گولڈ سمتھ
اکرم مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
نزد الائیڈ بنک
پروپرائیٹر انوار احمد ولد ڈاکٹر عبد الغفور زاہد صاحب سرگودھا

شہاب رائس ملز (ربوہ)
اعلیٰ اقسام کے چاول کی خرید و فروخت کا مرکز

شہاب رائس ڈپو
4/9/6 پشاور موڑ مین بازار اسلام آباد
ہر قسم کے چاول تھوک و پرچون بازار سے بارعائت دستیاب ہیں۔
فون: دفتر ربوہ: 212464 فون:
گھر ربوہ: 212463 051-252231

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
خواتین کی لیکوریا سیلکوریا
مطب حمید رجسٹرڈ
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

فرائض کی ادائیگی
خواہ دینی ہو یا دنیاوی دل کو سکون بخشتی ہے
فرائض کی ادائیگی کیلئے صحت بہت اہم ہے۔
حفظان صحت کے اصولوں کی پابندی کریں
صبح سویرے اٹھیں، ڈیڑھ دو میل کی سیر کریں
کھلی ہوا میں لمبے لمبے سانس لیں۔ تیل کی تمام جسم پر مالش کریں اور تازہ پانی سے نہائیں۔
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ